مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک درخواست حضرت جناب قاری صاحب مہتمم ادارہ جناب مولانا صاحب کی طرف سے دی گئی جس میں مہتمم صاحب نے ان کو کو ایک معاہدے کے تحت کام کرنے کی اجازت دے دی جس میں وقت تنخواہ وغیرہ سب طے کرلی گئی، معاہدے میں یہ بات بھی لکھی گئی، کہ معاملے کی معیاد آج مورخہ ۲۵ اکتوبر ۲۰۲۲ سے لے کر ۲۹،۳۰ رجب تک ہوگی۔اس کے بعد اگر معاہدہ کرنا مقصود ہوا تو ازسرنو معاہدہ کرنا ہوگا۔اب جھگڑا اس بات پر ہے کہ معلم کو شعبان اور رمضان کی تنخواہ دی جائے گی یا نہیں؟ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

واضح رہے کہ مدرسین (اساتذہ) کا معاملہ مدرسہ کے ساتھ عقد اجارہ ہے، اور مدرسین اجیر خاص ہیں، کیونکہ وہ وقت کے پابند ہیں، عام طور پر چھٹیوں کا زمانہ ملازمت کا زمانہ ہوتا ہے، کہ اس میں عقد اجارہ باقی رہتا ہے، وہ عقد ختم نہیں ہوتا، تاہم صورت مسئولہ میں مہتمم صاحب اور مدرس کے مابین جو معاہدہ طے پایا اس میں لکھا ہے کہ "معاملے کی معیاد آج مورخہ ۲۵ اکتوبر ۲۰۲۲ سے لے کر ۲۹،۳۰ رجب تک ہوگی۔اس کے بعد اگر معاہدہ کرنا مقصود ہوا تو ازسرنو معاہدہ کرنا ہوگا" جس کا حکم یہ ہے کہ مدرس کا عقد اجارہ ۲۹،۳۰ رجب تک تھا، لہذا مدرس کا شعبان اور رمضان کی تنخواہ کا استحقاق نہیں بنتا اور نہ ہی مہتمم صاحب معاہدے کے مطابق معلم کو شعبان اور رمضان کی تنخواہ دینے کے پابند ہیں۔واللہ تعالی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۶/رجب المرجب/۱۴۴۴ھ

18/فروری/2023ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح